



سوال

(267) نکاح میں والد کی رضامندی ضروری ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش کہ ایک مسئلہ پر فتویٰ چلیجیے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ایک دوست نے ایک دوسری برادری کی لڑکی سے اس کے والدین کی رضامندی کے بغیر شادی کر لی ہے اب اس لڑکی کے ماں باپ کا موء قفت یہ ہے کہ ہم اس شادی کو نہیں ملتے ہم اس لڑکی کا نکاح اپنی مرضی سے کسی دوسرے سے کریں گے۔ سوال یہ ہے کہ لڑکی کا پہلے نکاح جو ہو چکا ہے اس کی موجودگی میں کیا لڑکی کے ماں باپ اس کا نکاح کسی اور سے کر سکتے ہیں جب کہ لڑکے والے کہتے ہیں کہ ہم یہ نکاح نہیں ہونے دیں گے یہ برائے مہربانی اس کی شرعی حیثیت کے بارے میں وضاحت فرمادیں۔

(سائل حافظ محمد اسلام تاج غازی پارک بلال سٹریٹ نمبر ۶ عامر روڈ شاد باغ لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئلہ میں واضح ہو کہ انعقاد نکاح لڑکی اور اس کے والد یا کسی شرعی اور صحیح ولی کی باہمی رضامندی اور ہم آہنگی پر موقوف ہے۔ اگر لڑکی اور اس کے شرعی ولی کی باہمی رضامندی اور ہم آہنگی نہیں ہوگی تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا۔ یعنی ایسا نکاح شرعاً صحیح نہیں ہوگا اور ایسے نکاح کی صورت میں اس جوڑے کا اختلاط سراسر گناہ اور سفاح ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں صحت نکاح کے لئے ولی کی اجازت ضروری ہے بخاری میں ہے:

(بَابُ مَنْ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ الْقَوْلِ لِلَّهِ تَعَالَى: { فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ } [البقرة: 232] فَدَخَلَ فِيهِ النَّسَبُ، وَكَذَلِكَ الْبَيْعُ، وَقَالَ: { وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا } [البقرة: 221] وَقَالَ: { وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ } [النور: 32] (صحیح بخاری: ج ۲ ص ۴۱۱)

کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں اور نکاح ٹوٹ جائے تو دوبارہ ان عورتوں کو اپنے خاندانوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مت روکو یعنی جب طلاق رجعی ہو۔ معلوم ہوا کہ ولی کو روکنے کا اختیار ہے ورنہ اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل نہ فرماتا اور دوسری دونوں آیات میں بھی ولیوں کو یہی خطاب فرمایا گیا ہے کہ ولیوں کو اختیار حاصل ہے۔ پھر امام بخاری حضرت معقل بن یسار کی مشور حدیث لائے ہیں۔

(وَعَنْ أَبِي بُرَّةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي بِيَدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْنَؤُتِيُّ، وَصَحَّحَهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَابْنُ جَبَانَ، وَأَعْلَى بِأَسَانِيهِ وَكَذَا صَحَّحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ فِيمَا كَانَ هَاهُنَا خَزِينَةً) (۲: سبیل السلام: ج ۳ ص ۱۱۷)



”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا“

اس صحیح حدیث اور قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات کے مطابق ولی کی اجازت ضروری ہے ورنہ نکاح شرعاً صحیح نہ ہوگا۔ چونکہ صورت مسئولہ میں خط کشیدہ وضاحت کے مطابق یہ نکاح والد کی مرضی اور اجازت کے بغیر کیا گیا ہے لہذا یہ نکاح غیر شرعی اور باطل ہے۔ مفتی کسی بھی قانونی سقم اور عدالتی کارروائی کا ذمہ دار نہ ہوگا یہ محض شرعی فتویٰ ہے جو بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 677

محدث فتویٰ